

سپریم کورٹ رپورٹس (1999) SUPP. 1 ایس سی آر

پی۔ کے۔ واسودیوا
بنام
زینوبیا بھانوت

11 اگست 1999

(وی۔ این۔ کھرے اور ایس۔ این۔ پھکن، جسٹسز)

کرایہ پر قابو اور بے دخلی:

ایسٹ پنجاب اربن رینٹ ریٹریکشن ایکٹ، 1949- دفعہ 13 اے- کرایہ دار کی طرف سے رینٹ کنٹرولر کے ذریعے ریماڈ کے بعد منظور کیے گئے حکم کے خلاف دائر نظر ثانی کی درخواستیں- عدالت عالیہ نے واحد جج کے سابقہ حکم کو واپس لے لیا جس میں فریقین کے قرارداد پر نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کیا گیا تھا- معاملہ رینٹ کنٹرولر کو ریماڈ کیا گیا تھا- فریقین رینٹ کنٹرولر کے سامنے پیش ہوئے- ریماڈ کا حکم ختم ہو گیا تھا- وکیل کی رعایت پر حکم منظور کیا گیا اور دوسرے فریق نے اس حکم پر عمل کیا- منعقد ہوا، ایسے حکم کو کرایہ دار کی طرف سے اس بنیاد پر چیلنج نہیں کیا جاسکتا کہ واحد جج کی طرف سے منظور کردہ نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرنے کے پہلے حکم کو حتمی شکل مل گئی تھی کیونکہ اسے چیلنج نہیں کیا گیا تھا- مکان مالک کی طرف سے- لہذا، عدالت عالیہ نے ریماڈ آرڈر کی بنیاد پر منظور کیے گئے رینٹ کنٹرولر کے حکم کو چیلنج کرنے والی کرایہ داروں کی نظر ثانی کی درخواست کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔

مشرقی پنجاب اربن رینٹ ریٹریکشن ایکٹ، 1949 کی دفعہ 13- اے کو مرکز کے یونین علاقہ چندی گڑھ تک بڑھا دیا گیا تھا جس میں ایک مکان مالک کے ذریعے رہائشی احاطے کی فوری وصولی کا

بندوبست کیا گیا تھا جو سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہو چکا تھا یا سبکدوش ہونے والا تھا۔ ریٹائرڈ سرکاری ملازم کی مدعا علیہ بیوہ نے ایک عمارت میں چار الگ الگ مکانات میں رہنے والے چار کرایہ داروں کے خلاف بے دخلی کی درخواستیں دائر کیں۔ ریٹ کنٹرولر نے چار کرایہ داروں میں سے دو کے خلاف بے دخلی کے احکامات جاری کیے۔ ناراض کرایہ داروں نے نظر ثانی کی درخواستیں دائر کیں۔ نظر ثانی کی درخواستوں کو اجازت دی گئی تھی جس میں مدعا علیہ کو ایکٹ کی فقرہ 13 اے کی دوسری شق کے مطابق بے دخلی کے لیے چار کرایہ داروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کا حق انتخاب دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد، ریٹ کنٹرولر نے مدعا علیہ کی دیگر درخواستیں مسترد کر دیں۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی۔ ڈویژن بیچ نے عدالت عالیہ کے اس خیال کی توثیق کی کہ صرف ایک کرایہ دار کو بے دخل کیا جاسکتا ہے اور ڈویژن بیچ کی رائے پر عمل کرتے ہوئے واحد جج نے 10.05.1993 پر نظر ثانی کی درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد، مدعا علیہ نے زینویا بھانوت بمقابلہ پی کے واسودیوا کے معاملے پر بھروسہ کرتے ہوئے ریٹ کنٹرولر کی طرف سے بے دخلی کی درخواستوں کو مسترد کرنے کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے درخواست دائر کی، جس میں اصل میں 10.5.1993 کے حکم کو واپس لینے کے لیے کہا گیا تھا۔ سنگل جج نے 10.5.1993 کے پہلے حکم کو یاد کیا اور میرٹ پر فیصلے کے لیے ریٹ کنٹرولر کو مقدمات ریماڈ کر کے نظر ثانی کی درخواستوں کی اجازت دی۔ اپیل گزاروں نے نظر ثانی کی درخواستیں دائر کیں اور انہیں مسترد کر دیا گیا۔ تاہم، اپیل کنندہ نے برطرفی کو چیلنج نہیں کیا۔ دونوں فریق ریٹ کنٹرولر کے سامنے پیش ہوئے اور ریٹ کنٹرولر نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر بے دخلی کی درخواستوں کی اجازت دی۔ اس کے بعد، عدالت عالیہ نے بے دخلی کی درخواستوں کے خلاف اپیل گزاروں کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواستوں کو مسترد کر دیا۔

بے دخلی کی درخواست کو چیلنج کرنے والی اس عدالت میں اپیلوں میں اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے 10.5.1993 پر حتمی حیثیت حاصل کرنے کے بعد منظور کردہ حکم کو عدالت عالیہ اپنے بعد کے حکم سے واپس نہیں لے سکتی تھی۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ 1.1: جب وکیل کی رعایت پر کوئی حکم منظور کیا جاتا ہے اور دوسرے فریق نے اس طرح کے حکم پر عمل کیا ہوتا ہے تو کرایہ دار اس حکم کو اس بنیاد پر چیلنج نہیں کر سکتا کہ وہ احد جج کی طرف سے منظور کردہ نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرنے کے پہلے کے حکم کو حتمی حیثیت حاصل ہو گئی ہے کیونکہ اسے مکان مالک نے چیلنج نہیں کیا تھا۔ [383-ا-]

1.2- واقعات کے سلسلے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ کے واحد جج کا حکم اپیل گزاروں کے وکیل کی رعایت پر منظور کیا گیا تھا اور جب ریٹ کنٹرولر نے ریماڈ کے بعد معاملے کا فیصلہ کیا تو دوسرے فریق نے اس پر عمل کیا۔ یہ تب ختم ہو گیا جب فریقین ریٹ کنٹرولر کے سامنے پیش ہوئے اور ریٹ کنٹرولر نے معاملے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد آرڈر میں چیلنج کرنے کے لیے کچھ باقی نہیں رہا۔ ایک بار جب اپیل گزاروں کے وکیل نے عدالت عالیہ کے سامنے تسلیم کیا کہ نظر ثانی کی درخواستوں کے لیے ریماڈ کی ضرورت ہے، تو اب اپیل گزاروں کے لیے یہ دعویٰ کرنا کھلا نہیں ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ حکم منظور نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس کے علاوہ، اپیل گزاروں نے سابقہ حکم کو یاد کرتے ہوئے واحد جج کے حکم کے خلاف نظر ثانی درخواستیں دائر کیں لیکن اسے مسترد کر دیا گیا اور اس حکم کو کسی بھی مرحلے پر چیلنج نہیں کیا گیا۔ (383-بی-ڈی-ای)

زینوبیا بھانوت بنام پی کے واسودیوا، 6 119951 اے ایس سی سی 770، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: دیوانی اپیل نمبر 6325 آف 1998 وغیرہ۔

1997 کے سی آر نمبر 3065 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 24.9.1998 کے فیصلے

اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے کے موہن۔

مدعا علیہ کے لیے مہابیر سنگھ، راجیو کٹاریا، گوتم اوسھی اور پردیپ بھانوت۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وی۔ این۔ کھسرے، جسٹس۔ چونکہ ان سول ایپیلوں میں حقائق اور قانون کے مشترکہ سوالات شامل ہیں اور اس طرح انہیں ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جا رہا تھا۔

ان تمام ایپیلوں میں اپیل کنندہ کرایہ دار ہوتے ہیں اور مدعا علیہ زمیندار ہوتا ہے۔ یہاں مدعا علیہ چندی گڑھ شہر میں ایک احاطے کا مالک ہے۔ مذکورہ عمارت میں چار الگ الگ مکانات تھے، جن میں سے دو پر یہاں دو اپیل گزاروں کا قبضہ ہے۔ سال 1975 میں، مدعا علیہ زمیندار کاشوہر جو ایک سرکاری ملازم تھا، ملازمت سے سبکدوش ہو گیا اور 5.1.1985 پر اس کا انتقال ہو گیا۔ پنجاب کی ریاستی مقننہ نے مشرقی پنجاب اربن ریٹ ریٹرکیشن ایکٹ، 1949 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) میں ترمیم کی۔ مذکورہ ترمیم کے ذریعے ایکٹ میں ایک نیا دفعہ 13 اے شامل کیا گیا۔ مذکورہ دفعہ 13 اے درج ذیل ہے :

”13۔ رہائشی یا مقررہ عمارت کا فوری قبضہ وصول کرنے کا حق جو کسی مخصوص مکان مالک کو کسی بھی وقت، اس کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے پہلے یا اس کے بعد ایک سال کے اندر یا اس کے ریٹائرمنٹ کے بعد، لیکن مشرقی پنجاب شہری کرایہ پابندی (ترمیم) ایکٹ، 1985 کے آغاز کی تاریخ کے ایک سال کے اندر، جو بھی بعد میں ہو، کنٹرولر پر لاگو ہوتا ہے، اس کے ساتھ اسے ملازمت سے ہٹانے کے مجاز اتھارٹی کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ جس میں اس کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ اور اس کے بیان حلفی کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ اس مقامی علاقے میں کسی اور مناسب رہائش کا مالک نہیں ہے جس میں وہ ارادہ رکھتا ہے۔ اپنی رہائشی عمارت یا شیڈول شدہ عمارت پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے، جیسا بھی معاملہ ہو، اپنے قبضے کے لیے، اس طرح کی درخواست کی تاریخ کو اور اس سے ایسے مخصوص زمیندار کو، اس ایکٹ میں یا اس وقت نافذ کسی دوسرے قانون میں یا کسی معاہدے میں (چاہے اظہار یا مضمحل ہو)، رواج یا اس کے برعکس استعمال میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، ایسی رہائشی عمارت یا شیڈول شدہ عمارت یا ایسی عمارت کے کسی حصے یا حصوں پر قبضہ فوری طور پر وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا اگر اسے جزوی یا حصول میں چھوڑ دیا جائے۔“

نوٹیفکیشن مورخہ 15.12.1986 دفعہ 13A کو مرکز کے یونین علاقہ چندی گڑھ تک بڑھا دیا گیا۔ اس شق کو مرکز کے یونین علاقہ چندی گڑھ تک بڑھانے کے بعد مدعا علیہ زمیندار نے رینٹ کنٹرول آفیسر، چندی گڑھ کے سامنے چار الگ الگ درخواستیں دائر کیں جن میں ایکٹ کی دفعہ 13 اے کے تحت کرایہ داروں کو بے دخل کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ 27 جنوری 1989 کے ایک حکم نامے کے ذریعے رینٹ کنٹرول نے کرایہ داروں میں سے ایک ڈاکٹر (مسز) ایس کے کے خلاف بے دخلی کا حکم جاری کیا۔ گل اور اس کے بعد رینٹ کنٹرول نے ایک اور کرایہ دار بھوپیندر سنگھ کے خلاف بھی بے دخلی کا حکم جاری کیا۔ ڈاکٹر (مسز) S.K. Gill اور شری بھوپیندر سنگھ نے کرایہ کنٹرول کے ان کو باہر نکالنے کے حکم کے خلاف عدالت عالیہ کے سامنے دو الگ الگ تزامیم کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ فقرہ 13 اے کی دوسری شق کے تحت مکان مالک عمارت کے صرف ایک حصے پر قبضہ حاصل کرنے کا حقدار ہے اور دوسرے کرایہ داروں کو بے دخل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے مطابق، مکان مالک کو یہ حق انتخاب دیا گیا تھا کہ وہ چار کرایہ داروں میں سے کسی ایک کو بے دخلی کے لیے منتخب کرے۔ اس کے مطابق نظر ثانی کی اجازت دی گئی۔ عدالت عالیہ کے حکم کے نتیجے میں، مکان مالک نے ڈاکٹر (مسز) S.K. Gill کو بے دخل کرنے کا اختیار دیا اور اس لیے اسے عمارت کے اس حصے سے بے دخل کر دیا گیا جس پر وہ کرایہ دار کے طور پر قابض تھی۔ یہ قانونی چارہ جوئی کا پہلا باب ہے۔

20 دسمبر 1989 کو کرایہ کنٹرول نے عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد موجودہ اپیل گزاروں، یعنی ایس/شری سریندر شرما اور پنی کے واسودیا کے خلاف بے دخلی کی درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ مکان مالک نے عدالت عالیہ کے سامنے دو الگ الگ تزامیم کو ترجیح دی جس میں رینٹ کنٹرول کے احکامات کو چیلنج کیا گیا جس نے مذکورہ بالا دو کرایہ داروں کی بے دخلی کے لیے اس کی درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ جب معاملہ معروف و احد جج کے سامنے آیا تو ان کا خیال تھا کہ اس معاملے میں جو سوال پیدا ہوا ہے اس پر ڈویژن بنچ کے ذریعے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ نتیجاً یہ سوال اپنی رائے دینے کے لیے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کو بھیج دیا گیا۔ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کا خیال تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 13 اے کے تحت مکان مالک صرف ایک کرایہ دار کے خلاف بے دخلی کا حکم حاصل کر سکتا ہے نہ کہ عمارت کے تمام کرایہ داروں کے خلاف اور اس کی رائے کو واحد جج کے سامنے رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ناراض ہو کر، مکان مالک نے اس عدالت میں خصوصی اجازت کی درخواستیں دائر کر کے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے دیے گئے 20.7.1992 کے

مذکورہ فیصلے کو چیلنج کیا۔ اس کے بعد، ان خصوصی اجازت کی درخواستوں کو دیوانی اپیلوں میں تبدیل کر دیا گیا جن کا نمبر دیوانی اپیل نمبر 607-608/1993 تھا۔ اپیلوں کا فیصلہ ہونے سے پہلے، بیچ کی طرف سے دی گئی رائے کے بعد عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے 10.5.1993 پر نظر ثانی کی درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ تاہم، عدالت عالیہ کے اس حکم کو مکان مالک نے چیلنج نہیں کیا تھا۔

اس کے بعد مذکورہ سول اپیلیں اس عدالت کے بیچ کے سامنے سماعت کے لیے آئیں۔ سی اے نمبر 607-08/1993 میں اس عدالت نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ دفعہ 13 اے زمیندار کو ایک خصوصی حق دیتا ہے کہ وہ اپنے قبضے کے لیے رہائشی عمارت کی بازیابی کے حق کو استعمال کرنے کے قابل بنائے، اگر وہ کسی اور مناسب رہائش کا مالک یا مالک نہیں ہے۔ اس عدالت کی مزید رائے تھی کہ جہاں عمارت کو جزوی یا جزوی طور پر چھوڑا جاتا ہے، وہاں مکان مالک کو حق انتخاب دیا جاتا ہے کہ وہ پوری عمارت کا قبضہ فوری طور پر حاصل کرے یا اس کے جزوی یا جزوی حصوں کو بازیافت کرے۔ نتیجتاً سول اپیلوں کو 14.11.1995 کے فیصلے اور حکم کے ذریعے اجازت دی گئی۔ مذکورہ فیصلہ [1995] 6 ایس سی سی 770 میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ یہ قانونی چارہ جوئی کا دوسرا باب ہے۔

اس عدالت کے مذکورہ فیصلے کے بعد مدعا علیہ مالکن نے 9.12.1995 پر عدالت عظمیٰ کے حکم پر عمل درآمد کے لیے رینٹ کنٹرولر کے سامنے درخواست دائر کی۔ تاہم، مذکورہ درخواست کو 26.9.1996 پر ڈیفالٹ کے لیے مسترد کر دیا گیا۔

10.12.1996 پر مکان مالک نے سول ریویژن نمبر 3025 / 90 میں دفعہ 151 سی پی سی کے تحت متفرق درخواست دائر کی جسے پہلے ریویژن پٹیشن کی اجازت دینے اور دیوانی اپیل نمبر 608 / 93 میں عدالت عظمیٰ کے مورخہ 14.11.1995 کے حکم کی روشنی میں رینٹ کنٹرولر کے مورخہ 20.12.1989 کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے مسترد کر دیا گیا تھا۔ اصل میں درخواست 10.5.1993 کے آرڈر کو واپس بلانے کے لیے تھی۔ لرنڈ واحد جج نے 1.5.1997 کے ایک حکم کے ذریعے نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے 10.5.1993 کے حکم کو یاد کیا اور میرٹ پر فیصلے کے لیے رینٹ کنٹرولر کو مقدمات ریماڈ کر کے دونوں نظر ثانی کی اجازت دی۔ اس کے بعد کرایہ داروں نے

1997.5.1 کے حکم کے خلاف نظر ثانی کی درخواست دائر کی لیکن اسے 1997.7.10 پر مسترد کر دیا گیا۔ اس حکم کو کرایہ داروں نے چیلنج نہیں کیا تھا۔ عدالت عالیہ کے ریمانڈ کے حکم کے نتیجے میں، رینٹ کنٹرولر نے 1997.6.13 پر مکان مالک کی طرف سے دائر دونوں درخواستوں کی اجازت دے دی جس میں ایس/شری سریندر شرما اور پی کے واسودیو کو بے دخل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہیں، اس عدالت کے فیصلے کے بعد [1995] 6 ایس سی سی 770 میں رپورٹ کیا گیا۔ 1997.7.23 پر کرایہ داروں نے عدالت عالیہ کے ذریعے رینٹ کنٹرولر کو معاملہ ریمانڈ کرنے کے احکامات کے خلاف اس عدالت میں خصوصی اجازت کی درخواستیں دائر کیں حالانکہ مذکورہ خصوصی اجازت کی درخواستیں دائر کرنے سے پہلے ہی رینٹ کنٹرول آفیسر نے عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ ریمانڈ کے حکم کے نتیجے میں معاملے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے 1997.7.10 پر نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرنے کے بعد کرایہ دار نے کرایہ کنٹرولر کی طرف سے مکان مالک کی درخواستوں کی اجازت دینے والے تاریخ کے 1997.6.13 کے احکامات کے خلاف عدالت عالیہ کے سامنے دو ترمیمات دائر کیں۔ عدالت عالیہ نے 1998.9.24 پر دونوں ترمیمات کو مسترد کر دیا اور یہ ان احکامات کے خلاف ہے جن کے خلاف اپیل کنندگان ہمارے سامنے اپیل کر رہے ہیں۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے حتمی حیثیت حاصل کرنے کے بعد منظور کردہ 1993.5.10 کے حکم کو عدالت عالیہ کے ذریعے اس کے مورخہ 1997.5.1 کے حکم سے واپس نہیں لیا جاسکتا تھا۔ اس دلیل کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ واقعات کے سلسلے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ کے معروف وادجج کا حکم جس کی تاریخ 1997.5.1 ہے جو اپیل گزاروں کے وکیل کی رعایت پر منظور کیا گیا تھا اس پر تب عمل کیا گیا جب رینٹ کنٹرول آفیسر نے ریمانڈ کے بعد معاملے کا فیصلہ کیا۔ 1997.5.1 کا حکم جو فریقین کے قرارداد پر عدالت عالیہ نے منظور کیا تھا اس وقت ختم ہو گیا جب فریقین رینٹ کنٹرولر کے سامنے پیش ہوئے اور رینٹ کنٹرولر نے معاملے کا فیصلہ کیا اور اس کے بعد چیلنج کرنے کے لیے کچھ باقی نہیں رہا۔ اگر اپیل گزار چاہتے تو وہ عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 1997.5.1 کے حکم کو فوری طور پر چیلنج کر سکتے تھے اور ریمانڈ کے حکم پر روک حاصل کر سکتے تھے۔ اپیل کنندہ نے ایسا نہ کرنے کا انتخاب کرنے کے بعد، فریقین کے قرارداد کی بنیاد پر عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 1997.5.1 کے حکم کو چیلنج کرنے میں دن میں بہت دیر ہو چکی ہے۔ ایک بار جب کرایہ داروں کے

وکیل نے عدالت عالیہ کے سامنے تسلیم کیا کہ نظر ثانی کی درخواستوں کے لیے ریمانڈ کی ضرورت ہے، تو اب کرایہ داروں کے لیے یہ دعویٰ کرنا کھلا نہیں ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ 1.5.1997 کا حکم منظور نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ سب کچھ نہیں ہے۔ اپیل گزاروں نے سابقہ حکم کو یاد کرتے ہوئے 1.5.1997 کے حکم کے خلاف نظر ثانی درخواستیں دائر کیں لیکن انہیں مسترد کر دیا گیا۔ اس حکم کو کسی بھی مرحلے پر چیلنج نہیں کیا گیا۔ لہذا، ہماری رائے ہے کہ مقدمے کی حقیقت اور حالات کو دیکھتے ہوئے اپیل گزاروں کے لیے عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 1.5.1997 کے حکم پر سوال کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے پھر لسیل دی کہ کرایہ کنٹریولر کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 13 اے کے تحت مکان مالک کی طرف سے درخواستیں حد کی مدت کے اندر دائر نہیں کی گئیں۔ تعلیم یافتہ مشورے کے اس جمع کرانے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ ریکارڈ پر ہے کہ درخواستیں مکان مالک نے 14.12.1987 پر دائر کی تھیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر، ہم دیکھتے ہیں کہ کرایہ کنٹریولر کے سامنے مکان مالک کی طرف سے دائر کی گئی درخواستیں حد کی مدت کے اندر تھیں۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، ہمیں ان اپیلوں میں کوئی اہلیت نظر نہیں آتی اور اسی کے مطابق انہیں خارج کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اس فیصلے کے بعد کرایہ داروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے کہا کہ اگر اپیل گزاروں کو فوری طور پر احاطہ خالی کرنا ہے تو انہیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس لیے انہیں احاطہ خالی کرنے کے لیے کچھ معقول وقت دیا جاسکتا ہے۔ اس پر مدعا علیہ کے وکیل کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہذا ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کنندگان/کرایہ داروں کو زیر بحث احاطے سے 30.6.2000 تک بے دخل نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ اپیل کنندگان آج سے چار ہفتوں کے اندر اس عدالت میں معمول کا انڈر ٹیکنگ فائل کریں۔ یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ اپیل کنندگان آج سے دو ماہ کی مدت کے اندر کرایہ/نقصانات، اگر کوئی ہوں، کے بقایا جات جمع کرائیں اور مکان مالک کو ماہانہ کرایہ/نقصانات ادا کرتے رہیں جب بھی واجب الادا ہو۔ اپیل کنندگان/کرایہ دار، مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے پر، احاطے کا خالی اور پرامن قبضہ مالکن کے حوالے کریں گے۔

این ہے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

